درس ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ
ضبط و ترتیب : مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی
معاون مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال
جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلة کے درسی افادات

باب ما جاء فی قبول الهدية والمكافأة عليها
ہدیہ قبول کرنے اور اس پر بدلہ دینے کا بیان

حدثنا یحیٰی بن اکثم وعلی بن خشرم قالا حدثنا عیسی بن یونس عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة ان النبی ﷺ کان یقبل الهدية ويثيب عليها" وفی الباب عن ابی هريرة وأنس و ابن عمر و جابر.......... هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا لوجه. لانعرفه مرفوعاً الا من حديث عيسى بن يونس.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ بیشک جناب رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔ اور اس باب میں حضرت ابو ہریرۃ' حضرت انس' حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی روایات ہوئی ہیں۔ ... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس طریق کے ساتھ غریب ہے۔ ہم اس کو حدیث عیسیٰ بن یونس کے علاوہ مرفوع نہیں پہچانتے ہیں۔

توضیح وتشریح:

یہ ابواب چونکہ بر اور صلہ کے ہیں ان میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی حسن سلوک' بھائی چارہ' محبت اور رواداری کا درس دیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کو ھدیہ دینا' تحفے تحائف بھیجنا بھی ایک ایسی چیز ہے جس سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ دوستی اور برادری مضبوط تر ہو جاتی ہے۔ لہذا اس باب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ ذکر ہوئی کہ آپ ﷺ ہدیہ کو قبول فرماتے تھے' اور اس ہدیہ دینے والے کو عوض کے طور پر واپس کوئی چیز ہدیہ میں دے دیتے تھے اور دوسروں سے بھی قبول کرلیا کرتے تھے۔ اور حضور ﷺ کی عادت مبارکہ یہی تھی کہ ہدیہ کو قبول کر کے اس کا بدلہ بھی

ضرور دیا کرتے تھے اور ہدیہ کا بدلہ دینے میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کم از کم وہ عوض، ہدیہ کی قیمت کے برابر ہو۔

کیا ہدیہ کا بدلہ دینا ضروری ہے؟ اخلاق کریمانہ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس نے تمہارے ساتھ احسان کیا اس کے ساتھ احسان کرو۔ ارشاد ربانی ہے:

هل جزآء الاحسان إلا الاحسان (الآیۃ) یعنی احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے۔

اور حضور ﷺ کی شان یہ تھی کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ اس وجہ سے آپ ﷺ کی عادت شریفہ یہی تھی کہ ہدیہ دینے والے کو اس کے ہدیہ کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

آپ کی اس عام عادت کی وجہ سے بعض مالکیہ نے حدیث باب سے استدلال کرتے ہوئے ہدیہ کا معاوضہ دینے کے وجوب کا قول کیا ہے۔ جبکہ واھب نے مطلقا (یعنی کسی قسم کی شرائط کے بغیر) ہدیہ دیا ہو۔ اور واھب (ہدیہ وھبہ دینے والا) اس قبیل سے ہو، کہ وہ اس ھدیہ سے عوض ملنے کا ارادہ بھی رکھتا ہو، جیسا کہ فقیر آدمی کسی صاحب حیثیت اور مالدار آدمی کو ہدیہ دیتا ہے۔ تو اس سے بظاہر یہی مقصود ہوتا ہے کہ اس صاحب حیثیت آدمی کی طرف سے اس کو عوض مل جائے تو اس صورت میں عوض دینا بھی لازمی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ہمیشہ کے لئے ہدیہ کا بدلہ دے دیا ہے۔ اور اس سے وجوب معلوم ہوتا ہے۔ اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہبہ کرنے والے نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس نے جو چیز ہدیہ کی ہے اس کے عوض میں اس کو اس سے زیادہ چیز مل جائے تو کم از کم اس کو اس چیز کے برابر اور مثل تو ضرور ملنا چاہیے۔

حنفیہ کا مسلک:

لیکن احناف کے نزدیک (اور امام شافعیؒ کے قول جدید کے مطابق) عوض ملنے کی نیت سے ہبہ کرنا اور کوئی چیز ہدیہ میں دینا باطل ہے۔ کیونکہ یہ بیع کے حکم میں ہے۔ جس میں ثمن مجہول ہے۔ نیز ہبہ اور ہدیہ کی بناء تبرع واحسان پر ہے اور جب اس میں (عوض ارادہ کرنے کی وجہ سے) تبرع واحسان نہ رہ جائے تو یہ بیع کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے حنفیہ کے نزدیک ہبہ بشرط العوض بیع کے حکم میں ہے۔ لہذا فی الحقیقت اس کا ہدیہ اور ہبہ ہونا باطل ہو چکا ہے۔ نیز اس نیت سے ہدیہ دینا کہ عوض مل جائے اخلاق کریمانہ کے خلاف بھی ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو اس سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولا تمنن تستکثر (المدثر۔ الآیۃ) یعنی ایسا نہ کر کہ تو احسان کرے اور بدلہ بہت چاہے۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ اس آیت کی رو سے جناب رسول اللہ ﷺ پر یہ حرام کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ اس غرض سے کسی کو کوئی چیز ہدیہ واحسان کے طور پر دے دیں تا کہ بعد میں آپ کو اس سے زیادہ عوض میں مل جائے۔

اور حضور ﷺ کے علاوہ عام لوگوں کے لئے ایسا کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن پھر بھی کراہت سے خالی اور بہتر نہیں ہے۔

حاصل بحث: یہ ہے کہ اس نیت سے ہدیہ دینا کہ اس کا عوض مل جائے۔ اخلاق کریمانہ کے خلاف ہونے میں تو کسی کو خلاف نہیں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ السلام پر ایسا کرنا حرام قرار دیا تھا۔ لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور جب آپ کو کوئی آدمی ہدیہ دے دے تو اس کا بدلہ دینا واجب نہ سہی اخلاق کریمانہ کا تقاضا تو ضرور ہے۔ اس وجہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی عام عادت مبارکہ یہی تھی کہ ہدیہ کو قبول فرماتے تھے۔ اور پھر اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ لہذا ایسا ہی کرنا مناسب ہے کہ ہدیہ کو قبول کر کے اس کے بدلہ دینے کا بھی اہتمام کیا جاوے۔

اگر ہدیہ کا بدلہ نہ دے سکتا ہو تو ہدیہ دینے والے کے لئے دعا کرو:

اور اگر اس ہدیہ کا مناسب بدلہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو پھر اس محسن کے حق میں دعا کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ: جس نے تمہارے ساتھ کوئی نیکی اور احسان کر دیا تو اس کا بدلہ دیا کرو۔ پس اگر تمہارے ساتھ بدلہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کے لئے دعا کرو، یہاں تک کہ تم سمجھ جاؤ کہ تم نے اس کا بدلہ ادا کر دیا' اور ایک روایت میں یہ مضمون ذکر ہے کہ جس نے احسان کرنے والے سے "جزاک اللہ" کہا تو اس نے اس کا بدلہ ادا کر دیا۔

باب ما جاء فی الشکر لمن أحسن إلیک

جس نے تمہارے ساتھ احسان کیا اس کا شکریہ ادا کرنے کا بیان

حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللہ بن المبارک ثنا الربیع بن مسلم ثنا محمد بن زیاد عن أبی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ ﷺ من لا یشکر الناس لایشکر اللہ۔ ھذا حدیث صحیح۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہ کرے، وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ کرے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدثنا ھناد ثنا أبو معاویہ عن ابن أبی لیلیٰ، وحدثنا سفیان بن وکیع ثنا حمید بن عبدالرحمن الرواسی عن ابن ابی لیلیٰ عن عطیہ عن أبی سعید قال: قال رسول اللہ ﷺ: "من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔"

وفی الباب عن أبی ھریرۃ والاشعث بن قیس والنعمان بن بشیر۔ ھذا حدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا۔

اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اس وقت مکمل ہو جاتا ہے جبکہ بندہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تابعداری کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تجھے جس بندۂ خدا کے ہاتھ سے مل جائے تو اس بندہ کا شکریہ بھی ادا کرو۔ پس جب اس نے اس حکم میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہ کیا۔ نیز یہ کہ جس آدمی کی عادت اور طبیعت اس طرح بن چکی ہو کہ جب لوگوں کی طرف سے اس کو کوئی نعمت مل جاتی ہے تو وہ ان کی ناشکری کرتا ہے۔ اور لوگوں کے احسانات کا شکریہ ترک کرتا ہے۔ تو لازم ہے کہ اس کی یہ بھی عادت ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بھی ناشکری کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بھی شکریہ ادا نہ کرے گا' کیونکہ بندہ محسن تو آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے اور نظر آ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ تو دیکھا بھی نہیں جاسکتا۔ نیز بندہ کی طرف سے کبھی کبھی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے احسانات کا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔ جس کو عادی سمجھ کر غافل انسان شکر کو خیال میں نہیں لاتا اور "یا من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کے بدلے میں اس آدمی کا شکر قبول نہیں فرماتا جو آدمی لوگوں کے احسانات کا ناسپاس گزار ہو اور ان کی نیکی اور احسان کا شکر ادا نہ کرتا ہو۔

باب ما جاء فی صنائع المعروف

مختلف قسم کے احسانات اور نیکیوں کا بیان

حدثنا عباس بن عبد العظیم العنبری ثنا النضر بن محمد الجرشی السیمامی ثنا عکرمة بن عمار ثنا أبوزمیل عن مالک بن مرثد عن أبیه عن إبی ذر قال: قال رسول الله ﷺ: "تبسمک فی وجه أخیک لک صدقة' وامرک بالمعروف و نهیک عن المنکر صدقة' و ارشادک الرجل فی أرض الضلال لک صدقة' وبصرک للرجل الردیٔ البصر لک صدقة و إماطتک الحجر و الشوک والعظم عن الطریق لک صدقة. وإفراغک من دلوک فی دلو أخیک لک صدقة...... وفی الباب عن ابن مسعود و جابر و حذیفة وعائشة و أبی هریرة ...... هذا حدیث حسن غریب...... و أبوزمیل سماک بن الولید الحنفی' والنضر